مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے چند نادر خطوط

حضرت مولانا علی میاںؒ کا حضرت دادا جانؒ' دارالعلوم حقانیہ' حضرت والد صاحب مدظلہ ماہنامہ الحق اور اکوڑہ خٹک کے ساتھ جو قلبی تعلق اور روحانی رشتہ تھا اس نادر مکتوب کے حرف حرف اور لفظ لفظ سے اس کی مہک محسوس ہو رہی ہے۔ حضرتؒ اکوڑہ خٹک تین مرتبہ تشریف لائے۔ جو انکی محبت اور شفقت کا بیّن ثبوت ہے۔ حضرتؒ کے خطوط کا یہ سلسلہ بطور تبرک اور نئے قارئین کی معلومات میں اضافے' اپنے درد و کرب کا مداوا کرنے اور انکی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھنے کیلئے شروع کیا گیا ہے۔ (راشد)

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را　　گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

محب گرامی قدر زید لطفہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ سب بفضلہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہونگے' میں ایک سفر سے کل ۲۷ ستمبر کو جب رائے بریلی واپس ہوا تو ڈاک میں والد ماجد مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کا تعزیتی گرامی نامہ پھر آپ کا مسرت نامہ ملا۔ پہلے خط سے عزت دوسرے سے مسرت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خاندان سے دین وملت کی وہ خدمت لے جس کی کم سے کم اس ملک میں سخت ترین ضرورت ہے اور جہاں عرصہ سے یہ صدا آرہی ہے ۔

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق　　ہے مکرر لب ساقی پہ صدا میرے بعد

یوں تو غیب کا علم اللہ کو ہے لیکن رسالہ الحق کے دیکھنے سے ضرور معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرات نے مرض کی صحیح تشخیص کی ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمان کے استعفیٰ کی خبر جب پہلی مرتبہ ملی تو بے اختیار زبان سے نکلا کہ عرصہ کے بعد ایک اچھی خبر سننے میں آئی' اس وقت یہی خیال ہوا کہ اسمیں آپ حضرات کی جدو جہد بجا دی حیثیت رکھتی ہوگی۔ دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔

الارکان الاربعہ (ا) کے متعلق آپ نے جو کلمات لکھے ہیں وہ آپ کے اخلاق کریمانہ اور عالمانہ قدر شناسی پر مبنی ہے' مگر میں بلا تکلف عرض کرتا ہوں کہ میں اپنی سب سے بڑی سعادت جس کو اپنے لئے ذریعہ قبولیت سمجھتا ہوں یہ ہے کہ اسمیں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے جا بجا اقتباسات ہیں۔ انکا بار بار نام آیا ہے اور وہ شاید ان کی اصل کتابوں کے مطالعہ کی محرک بن جائے' بہر حال اس سے بڑی مسرت ہوئی' کہ آپکو وہ کتاب پسند آئی میری تمنا ہے کہ میں اسی نہج پر امہات عقائد پر بھی ایک کتاب لکھوں اور عقائد ثلاثہ' توحید' رسالت' معاد پر بھی اسی اصول و معیار پر ایک کتاب تیار ہو جائے' مگر نہ خود لکھ سکتا ہوں نہ پڑھ سکتا ہوں املا اور خود نویسی میں جو فرق ہے آپ اس سے ناواقف نہ ہونگے۔ لیکن قدرت الٰہی سب کچھ کرا سکتی ہے یہ ساری کتاب بھی املا ہی کرائی گئی اور بہت سی غلطیاں اسی لئے ہیں کہ میں اپنی آنکھوں سے پڑھ بھی نہ سکا' مجھے اپنی کتاب "ربانیہ لارہبانیہ" بھی بہت عزیز ہے اس میں تصوف کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ بڑے سے بڑا منکر تصوف' اور متعصب بھی اگر ذرا انصاف سے کام لے گا تو اس چیز کا انکار نہیں کر سکے گا جو اس کتاب میں پیش کی گئی ہے ابھی میں نے اس پر نظر ثانی کی ہے اور بعض اہم مضامین کا اضافہ کر کے طبع ثانی کیلئے بیروت بھیجی ہے۔ چھپنے کے بعد ان شاء اللہ ایک نسخہ بھیجوں گا۔

اکوڑہ خٹک کا نام بھی میرے لئے بہت کشش رکھتا ہے' میں دو مرتبہ وہاں حاضر ہوا ہوں' پہلی مرتبہ غالباً ۱۹۴۴ء میں۔ اس وقت حاجی ارشد صاحب مرحوم ساتھ تھے' یاد نہیں کہ کس کے یہاں ٹھہرا تھا' لیکن میدانِ جنگ اور بستی جا کر دیکھی تھی' دوسری مرتبہ ایک دو سال کے بعد ہی حاضر ہوا۔ پشاور کے حاجی عبدالقیوم صاحب چائے والے ساتھ تھے' فوٹو گرافر کا بھی انتظام تھا' ان جگہوں کی تصویر بھی لی تھی۔ بہر حال آپ ایسی جگہ ہیں جہاں ہماری روح اور قلب کا تعلق ہے وہاں سے ایک ایسے مبارک سلسلہ کا آغاز ہوا تھا جسکے نتیجہ میں در حقیقت مدت مدید کے بعد یہ مملکت عطا ہوئی' خدا کرے اب علم و قلم کے ذریعہ ان مقاصد کی تکمیل ہو اور اس جسد میں صحیح روح پیدا ہو۔

(ا) نماز' روزہ' زکوۃ حج کے اسرار اور حکمتوں پر مکتوب نگار کی نہایت بلند پایہ اور حکیمانہ تازہ عربی تصنیف (س)

میں الحق کیلئے ایک ایسا مضمون بھیج رہا ہوں جسکی ابھی تک اشاعت نہیں ہوئی' یہ حقیقتاً "اسلامیت اور مغربیت" کے دوسرے ایڈیشن کا آخری مضمون ہوگا 'لیکن ابھی اس کتاب کی اشاعت میں سال دو سال کی دیر ہے ---- آپ اسکو شائع فرما سکتے ہیں' مسودہ بہت کٹا پھٹا ہوا ہے' احتیاط کیساتھ اسکی اشاعت کا انتظام فرمایا جائے۔

حضرت والد ماجد کی خدمت میں بہت بہت سلام اور درخواست دعا

والسلام

مخلص۔ ابوالحسن علی ۴ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ

حضرت شیخ الحدیث کے افادات ترمذی پر مشتمل کتاب "حقائق السنن "شرح جامع السنن للامام الترمذی کے دیباچہ اور مقدمہ کیلئے عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے درخواست کی گئی تھی۔ اور حضرت مرحوم نے بکمال عنایت دیباچہ تحریر فرمایا تھا جو بروقت نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے کتاب میں شامل نہ کیا جاسکا تھا اور بعد میں تاخیر سے موصول ہوا جسے کتاب کے علاوہ حقائق السنن پر تعارف و تبصرہ کے طور پر الحق میں بھی شائع کیا گیا تھا۔ درج ذیل مکتوب گرامی حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے نام آپ نے اس سلسلے میں تحریر فرمایا تھا جو کہ ہم تبرکاً دوبارہ شامل اشاعت کررہے ہیں۔

محب گرامی قدر مولانا سمیع الحق صاحب زید فیوضہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ 'امید ہے کہ مزاج بعافیت ہوگا، اور حضرت والد ماجد مدت فیوضہ صحت و عافیت کیساتھ مشغول افادہ وافاضہ ہونگے بارك الله فی حیاتهم و فیوضهم

کچھ عرصہ ہوا آپ کا ایک خط اس فرمائش کے ساتھ آیا تھا کہ میں حضرت کے افادات "حقائق السنن" پر بطور مقدمہ اور پیش لفظ کے کچھ لکھوں میں نے اسکا جواب دیا تھا کہ یہ بات میری حیثیت اور سطح سے بلند ہے کہ "ایاز قدر خود را بشناس" اس کیلئے پاکستان یا ہندوستان کے کوئی جلیل القدر عالم جن کا حدیث شریف سے اشتغال اور اس پر وسیع نظر ہو زیادہ موزوں ہونگے غالباً آپ نے میری یہ معذرت حقیقتِ حال پر مبنی ہونے کی بنا پر قبول کرلی۔ لیکن اسکے بعد میں نے کتاب پر نظر ڈالی اور اسکا داعیہ پیدا ہوا کہ میں اس پر اپنے تاثرات اور رائے کا اظہار کروں' یہ ایک شہادت

بالحق ہو گی چنانچہ میں نے ۶۔۷ صفحے کا ایک مضمون حوالہ قرطاس کیا۔ اب بمبئی آکر اسکو ایک عزیز دوست کے حوالہ کر رہا ہوں جو دو چار دن میں کراچی ہو کر حجاز جانے والے ہیں میں نے انکو ہدایت کی ہے کہ وہ کراچی سے اسکو بذریعہ رجسٹری پوسٹ کر دیں' یہاں سے ڈاک کے کن مرحلوں سے گذرنا پڑے مقدمہ کے بارے میں میری اب بھی وہی رائے ہے لیکن آپ کو اس مضمون کے بارہ میں اختیار ہے کہ آپ اس سے جو کام لینا چاہیں لے سکتے ہیں' اگر مقدمہ کسی دوسرے فاضل کے قلم سے ہو گیا ہو تو اس کو آپ "الحق" میں بطور مضمون کے شائع کر سکتے ہیں اسکی رسید سے ضرور مطلع فرمائیں۔ معلوم نہیں "تاریخ دعوت وعزیمت" کا پانچواں حصہ جو حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہؒ سے مخصوص ہے۔ کراچی میں چھپا' اور آپ تک پہنچا یا نہیں اگر اتنی تاخیر کا اندیشہ ہوتا تو میں براہ راست بھیج دیتا۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں بہت بہت سلام درخواست دعا اور اس خدمت حدیث پر دلی مبارکباد اور اظہار تشکر۔ تقبله الله تقبلا حسناً۔ خط کا جواب لکھنؤ کے پتہ پر عنایت فرمائیں۔　　　والسلام

پوسٹ بکس نمبر ۹۳ ندوۃ العلماء　　　دعاگو و طالب دعا

لکھنؤ　　　ابوالحسن علی　　　۱۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء

محبّ گرامی قدر زید لطفہ' الحق کے تازہ شمارہ سے مخدومہ والدہ صاحبہ کے انتقال کی افسوسناک اطلاع ملی' میں چونکہ اس مرحلہ سے گزر چکا ہوں اس لئے جانتا ہوں کہ کسی عمر میں بھی یہ حادثہ پیش آئے۔ فرزند کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ بچہ ہے اور اسکے سر پر سے سایہ رحمت اٹھ گیا ہو۔ میری طرف سے آپ اور حضرت والد ماجد دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ یہاں بعد نماز عصر رمضان المبارک ختم خواجگان ہوتا ہے مرحومہ کیلئے اس موقع پر دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے اور آپ حضرات انکے لئے صدقہ ء جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنیں۔

والسلام　مخلص　ابوالحسن علی ندوی

دائرہ شاہ علم اللہ　۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ